مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت پیر منظور محمد صاحب شدید بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بدستور علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۰۲

خطبہ جمعہ

کامل ایمان اور کامل توکل پیدا کرو تاکہ نئی زندگی پاؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ اپریل ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی بولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور میں حسب موقعہ بغیر اس بات کے کہ میں نے پہلے سے

مضمون کی تیاری

کی ہو بسا اوقات گھنٹوں بول سکتا ہوں لیکن کبھی انسان پر ایسا وقت آجاتا ہے۔ جب بولنا اسے دوبھر معلوم ہوتا ہے اور بات کرنا اس کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اور آج میں اپنے آپ کو اسی حالت میں پاتا ہوں جیسے بیمار کے سامنے جب کھانا آتا ہے۔ تو وہ اس سے بے رغبتی کا اظہار کرتا ہے اور بسا اوقات اسے اچھے کھانے کو دیکھ کر متلی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی میں آج تقریر کرنے اور بولنے سے بے رغبتی محسوس کرتا ہوں۔ اور صرف جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس وقت

سخت مصائب اور مشکلات

میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ان کا ازالہ سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہماری قربانیوں اور ایثار پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انسان کے لئے اپنا فضل نازل کرتا ہے اور اس کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ اور انسان کے لئے ترقی کے راستے کھولتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ انسان سے قربانی اور ایثار اور ایمان اور توکل کا مطالبہ کرتا ہے۔ جب انسان سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے خزانوں کے مونہہ کھول دیتا ہے۔ لیکن جب تک انسان اپنے پاس کی چیز کو سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ اور اپنے بخل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے قربان کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس وقت تک

اپنے فضلوں کے دروازے

کھولنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور اتنے احسانات اور اتنے فضلوں کے باوجود جس شخص کے دل میں کامل ایمان اور کامل توکل پیدا نہیں ہوتا۔ وہ نئی زندگی پانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل نہیں ہوتا۔ اور وہ شخص اس قابل نہیں۔ کہ اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا ہاتھ بڑھے۔ پس اعلیٰ قربانی کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ اور اپنے نفسوں میں

تبدیلی پیدا کرو

ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ ہم قربانی کر کے دنیا کی بہترین قوم بھی بن

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

سکتے ہیں اور قربانی سے اعراض کر کے دنیا کی ذلیل ترین قوم بھی بن سکتے ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کے محبوب ترین وجود بھی بن سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے غضب کو بھڑکا کر مغضوب علیہم گروہوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں عقل۔ سمجھ اور آنکھیں دی ہیں۔ ہم ان

دونوں رستوں میں امتیاز

کر سکتے ہیں۔ اور اگر باوجود عقل رکھنے کے ہم ان دونوں رستوں میں فرق کرنے کو تیار نہیں۔ تو ہماری تباہی اور بربادی میں کوئی شک نہیں۔ اور اس تباہی اور بربادی کا الزام اللہ تعالےٰ کی ذات پر نہیں آئیگا۔ بلکہ ہماری اپنی ذات پر آئے گا۔ کیونکہ ہم نے خود ذلت اور بربادی کی تحریر پر دستخط کئے ہوں گے۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا شکوہ کرنا بے جا اور ناواجب ہوگا۔ کیونکہ ہم نے خود اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو رد کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ناپاک انجام سے بچائے۔ اور ہر قسم کی کمزوریوں سے نجات دے اور ہمیں یہ توفیق دے۔ کہ ہم اپنے آپ کو فنا کر کے ایک ایسی زندگی حاصل کریں۔ جو کہ انسان کو

غیر فانی وجود

بنا دیتی ہے۔ (حضور جب۔ خطبہ ثانیہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو حضور نے فرمایا) جیسا کہ قاعدہ ہے۔ کہ شوریٰ کے موقعہ پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جاتی ہے۔ آج بھی میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھاؤں گا۔ اور اس کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ ان میں سے پہلا جنازہ بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت انبالہ کا ہے۔

بابو عبدالرحمٰن صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ اور نہایت مخلص اور نیک انسان تھے۔ منشی رستم علی صاحب کی تبلیغ سے آپ احمدی ہوئے۔ اور پھر اس کے بعد تمام عمر جماعت کی تربیت میں مصروف رہے۔ ان کی زندگی نیکی اور تقویٰ کی ایک مثال تھی۔ ایسے لوگوں کا گزر جانا قوم کے لئے ابتلا کا موجب ہوتا ہے۔ اور آنے والی نسلوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ان کی یاد کو اپنے دلوں میں تازہ رکھیں۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور ان کے روحانی وجود کو دنیا میں قائم رکھیں۔

دوسرا جنازہ

سیٹھ محمد غوث صاحب

کا ہے۔ مجھے ان کے متعلق یہ یقینی طور پر معلوم نہیں۔ کہ آپ صحابی تھے یا نہیں تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میری ان سے واقفیت ہوئی۔ اور میں جب حج کے لئے گیا۔ تو میں نے ان کو بمبئی میں دیکھا۔ کہ اس وقت انہوں نے ایسے اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا۔ کہ اس وقت سے ان کے تعلقات میرے ساتھ

خانہ واحد

کے تعلقات ہو گئے۔ میں اپنے سامان کی تیاری کے لئے جہاں جاتا۔ وہ سایہ کی طرح میرے ساتھ لگے رہتے۔ اور جہاز تک انہوں نے میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ ان کا اخلاص اتنا گہرا تھا۔ کہ عبدالحی صاحب عرب نے (جن کو میں اپنے ساتھ بطور ساتھی کے لے گیا تھا) ایک دفعہ پانی پینے کے لئے ایک خوبصورت گلاس نکالا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ یہ پہلے تو آپ کے پاس نہیں تھا۔ اب آپ نے کہاں سے لیا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے سیٹھ صاحب نے لیکر دیا تھا۔ کہ جب اس میں پانی پیو گے۔ تو میں یاد آجاؤنگا۔ اس وقت ان کو میرے لئے دعا کے لئے یاد کرا دینا۔ دوسری دفعہ جب میں بمبئی گیا۔ تو سیٹھ صاحب حیدرآباد سے بمبئی پہنچ گئے۔ حالانکہ حیدرآباد سے بمبئی بارہ چودہ گھنٹے کا رستہ ہے۔ لیکن پتہ چلتے ہی فوراً وہاں پہنچ گئے۔ اور آخر دن تک ساتھ رہے۔ بلکہ مجھے ان کا ایک لطیفہ اب تک یاد ہے۔ وہ ایسے ساتھ ہوئے۔ کہ ان کا ساتھ رہنا میری طبیعت پر گراں گزرنے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم جہاں جاتے۔ جب کھانے کا وقت آتا۔ وہ اسی جگہ کسی اچھے سے ہوٹل میں تمام قافلہ کے لئے

کھانے کا انتظام

کر دیتے اور کھانا کھانے پر مجبور کرتے۔ آخر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اب تو حد سے زیادہ مہمان نوازی ہو گئی ہے۔ ایک دن میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ آپ لوگ سیٹھ صاحب کو کیوں ساتھ لے لیتے ہیں۔ وہ جہاں جاتے ہیں وہیں کھانے کا انتظام کر دیتے ہیں۔ اور اب تو مہمان نوازی بہت لمبی ہو چکی ہے۔ چنانچہ یہ طے ہوا۔ کہ آج وقت سے دو گھنٹے پہلے ہی یہاں سے نکل جائیں۔ تاکہ جب سیٹھ صاحب آئیں۔ تو ان کو ہمارے متعلق علم نہ ہو سکے۔ ہم لوگ موٹروں میں بیٹھ کر دو گھنٹے پہلے ہی گھر سے روانہ ہو گئے۔ کچھ دور جا کر پھر ہم ریل میں سوار ہوئے۔ جب ریل اس اسٹیشن پر جا کر کھڑی ہوئی۔ جہاں ہم نے اترنا تھا۔ تو ہم نے دیکھا کہ سیٹھ صاحب بھی وہاں کھڑے ہیں۔ جب ہم اترے۔ تو انہوں نے آتے ہی

السلام علیکم

کہا اور کہا۔ چلئے کھانا تیار ہے۔ ہم حیران ہوئے۔ کہ ان کو ہمارے پروگرام کا کس طرح علم ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے جب بھی بمبئی جانے کا اتفاق ہوا۔ سیٹھ صاحب بھی بمبئی پہنچ جاتے۔ اور قیام کے دوران میں میرے ساتھ رہتے۔ اسی عرصے میں انکی بیویوں کے میری بیویوں سے اور ان کی بچیوں کے میری بچیوں سے اور میرے بچوں کے ان کے بچوں سے تعلقات ہو گئے۔ اور آہستہ آہستہ یہ تعلقات ایک گھر کی مانند ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے بچوں اور بچیوں میں بھی بہت اخلاص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ ان کے بڑے لڑکے محمد اعظم صاحب سکرٹری مال ہیں۔ اور جماعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے بیٹے معین الدین صاحب ہیں۔ وہ حیدرآباد میں خدام الاحمدیہ کے قائد ہیں۔ اور تیسرا بچہ ابھی چھوٹا ہے۔ اور تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور ان کی لڑکیوں کے میری بیوی امۃ الحی مرحومہ سے بھی بہت تعلقات تھے۔

تیسرا جنازہ

میاں عبداللہ خاں صاحب

کوہاٹ کا ہے۔ اور ان کو فوت ہوئے سالہا سال گذر گئے ہیں۔ ان کے جنازے کے متعلق جو تشریح ہے۔ اس میں میں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میری خلافت میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ میں ایک شخص کا اسکی موت کے دس پندرہ سال کے بعد جنازہ پڑھا رہا ہوں۔ اور پھر ایسے شخص کا جنازہ پڑھا رہا ہوں۔ جو کہ مقاطعہ کی حالت میں فوت ہوئے۔ میاں عبداللہ خاں صاحب نے اپنی لڑکی اپنے ایک

غیر احمدی رشتہ دار

سے بیاہ دی۔ اور اس اصرار سے بیاہی۔ کہ ہمارے ہاں تبلیغ موثر ثابت نہیں ہو رہی۔ اور میں چاہتا ہوں۔ اس طرح لڑکا

احمدیت کے قریب

ہو جائیگا۔ اور احمدیت کو قبول کر لیگا۔ یہ قدرتی بات ہے۔ ہم نے ان کے اس طریق کو بہانہ سمجھا۔ اور ان کے مقاطعہ کا اعلان کر دیا۔ ان کا بچہ یہاں مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا۔ اور وہ میر محمد اسحاق صاحب کے

زیر احسان

تھا۔ اور اب تک بھی وہ میر صاحب کی بیوی کو اماں جی کہہ کر پکارتا ہے۔ جب اس کے والد فوت ہوئے۔ تو وہ میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ میرے والد صاحب نے غیر احمدیوں کو لڑکی دی تھی۔ جس پر ان کا مقاطعہ ہوا تھا۔ لیکن وہ آخر تک احمدیت پر قائم رہے۔

جناب مولوی عبدالخالق صاحب کی علالت

سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ) بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی عبدالخالق صاحب واقفِ زندگی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ تا حال افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آپ ان کا جنازہ پڑھائیں۔ میں نے کہا یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے چونکہ وہ مقاطعہ کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔ اس لئے میں ان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ وہ لڑکا روتا ہوا چلا گیا۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ قادیان سے بھی باہر چلا گیا۔ بعض لوگ تو جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کا گناہ بھی

نیک نیتی پر مبنی

ہوتا ہے اور میاں عبد اللہ خان صاحب کی کیفیت بھی یہی تھی۔ کہ انہوں نے بھی یہ جرم نیک نیتی سے کیا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ مرتے دم تک جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کرتے رہے۔ اور جماعت کے خلاف نہ ہوئے۔ ورنہ اکثر لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب ان کو جماعت کی طرف سے کوئی سزا دی جاتی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ توبہ و استغفار کریں جماعت کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہاری پروا نہیں کرتے۔ لیکن ان کے دل میں اخلاص تھا۔ اور انہوں نے اسی نیت سے لڑکی کا رشتہ دیا تھا۔ کہ میں

احمدیت کے لئے ترقی کا راستہ

کھولنے لگا ہوں اب اللہ تعالےٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کیا ہے۔ وہ لڑکا فوج میں گیا۔ اور ہوتے ہوتے کپتان ہو گیا۔ اور اب جو میں سندھ گیا تو وہ کپتان صاحب مجھے حیدر آباد کے سٹیشن پر ملنے کے لئے آئے۔ اور انہیں احمدیت سے بہت حد تک عقیدت ہو چکی تھی۔ وہ اس طرح کہ دو چار مہینے ہوئے حیدر آباد میں ایک احمدی عورت ان کے گھر گئی۔ وہ عورت لڑکیوں کو پڑھاتی تھی۔ اس نے ان کے گھر جا کر کہا کہ میں بچوں کو اردو پڑھا سکتی ہوں۔ اگر آپ بچوں کو اردو پڑھوانا چاہیں۔ تو میں انہیں پڑھا دیا کروں۔ باتوں باتوں میں اس کپتان صاحب کی بیوی کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ

یہ عورت احمدی ہے

اس کے دل میں اس بات کا احساس تو پہلے سے موجود تھا۔ کہ میں ایک احمدی باپ کی لڑکی ہوں۔ چنانچہ اس میل جول سے کپتان صاحب کی بیوی کو احمدیت سے بہت زیادہ محبت ہو گئی۔ اور جب کپتان صاحب کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں بھی احمدی ہیں۔ تو وہ بھی احمدیوں سے ملنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی سامان کر دیا۔ کہ وہاں کچھ نوجوان احمدی فوج میں بھی تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہت حد تک ان کی طبیعت احمدیت کے متعلق مطمئن ہو گئی۔ اور اب کراچی جاتے وقت حیدر آباد کے سٹیشن پر وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے کہا۔ کہ میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اب تو وقت کم ہے۔ ہم فلاں تاریخ کو کراچی سے واپس آئیں گے۔ آپ اس دن جو کچھ پوچھنا چاہیں پوچھ لیں۔ چنانچہ کراچی سے واپسی پر وہ

حیدر آباد کے سٹیشن پر

مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وہاں سٹیشن پر ہی بیعت کی۔ پھر ہم وہاں سے اپنی زمینوں کی طرف چلے گئے اب واپسی پر پھر حیدر آباد کے سٹیشن پر وہ بیوی بچوں سمیت ملنے کے لئے آئے۔ اور ان کی بیوی یعنی میاں عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی لڑکی نے مجھے کہا کہ اب تو آپ کا شکوہ دور ہو گیا ہے۔ اور میرے خاوند نے بیعت کر لی ہے۔ اب تو آپ

میرے والد صاحب کا جنازہ

پڑھیں۔ چنانچہ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں جنازہ پڑھوں گا۔ میرے دل نے محسوس کیا۔ کہ گو خان صاحب مرحوم سے ایک غلطی ہوئی تھی مگر ان کی ضرور نیک ارادہ سے تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی غلطی کو نیکی سے بدل دیا۔ اور وہ مستحق ہیں۔ کہ ان کا جنازہ پڑھا جائے۔ چوتھا جنازہ

ایک اور دوست

کا ہے۔ جو کہ یمن آباد میں فوت ہوئے وہاں بہت کم احمدی جنازہ پڑھنے والے تھے۔

پانچواں جنازہ

ایک نوجوان ولی محمد صاحب

کا ہے۔ دشمنوں نے ان کو مخالفت کی وجہ سے ضلع امرتسر میں قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ مخالفت دینی تھی یا دنیوی رنگ میں تھی۔ بہرحال اس کو ظالمانہ طور پر قتل کیا گیا ہے۔ وہ کھیت سے چارہ کاٹ کر سر پر اٹھائے آ رہا تھا۔ کہ دشمنوں نے پیچھے سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور پھر اس سے افسوس ناک بات یہ ہے۔ کہ ارد گرد کی احمدی جماعتوں نے

ڈر کے مارے

اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ بعض لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں۔ اور دین کے مقابلہ میں اپنی جانوں کو زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں حالانکہ احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ جب ایک بھائی پر مصیبت آئے۔ تو دوسرے اس کی مصیبت میں شامل ہوں۔ تاکہ دشمن یہ محسوس کرے کہ احمدی لوگ اپنے بھائی کے لئے جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ تاکہ آئندہ دشمن کو اس قسم کے افعال کی جرأت نہ ہو۔ یہ پانچ

انگلستان کا پہلا واقف زندگی احمدی مجاہد

مکرم جناب بشیر آرچرڈ صاحب بخیریت قادیان پہنچ گئے

قادیان یکم مئی۔ جناب بشیر آرچرڈ صاحب جو انگلستان کے پہلے انگریز واقف زندگی ہیں آج دوپہر کی گاڑی سے قادیان وارد ہوئے سٹیشن پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے بہت سے اصحاب جمع تھے۔ جنہوں نے اپنے انگریز نومسلم بھائی کا پرخلوص استقبال کیا۔ گاڑی سے اتر کر مسٹر آرچرڈ صاحب اپنے ڈبہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور ہر آنے والے دوست کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے مصافحہ کرتے اور نہایت ہی خوشکن انداز میں السلام علیکم کا جواب دیتے رہے۔

مسٹر آرچرڈ صاحب چھتیس سالہ نوجوان ہیں۔ اور جن کی طویل گھنی داڑھی نہایت ہی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ انگلستان سے دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ آپ واقف زندگی ہیں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد تعلیم دین کے حصول کے بعد فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف ہو جائیں گے۔ سٹیشن سے تانگہ پر سوار ہو کر جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن اور السید منیر الحصنی صاحب کی معیت میں آپ مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ مسجد کی سیڑھیوں کے قریب آپ نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ نماز کے لئے وضو تھا۔ آپ نے وضو کر کے مسجد مبارک میں دو نفل ادا کئے اور پھر نماز ظہر پڑھی۔ اس کے بعد کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

نماز عصر سے قبل ہی آپ مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔ اور حضور کی آمد پر انہیں ملاقات کا شرف حاصل کیا حضور دیر تک ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ نماز کے بعد آپ بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کا قیام بیت الظفر میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مخلص احمدی نومسلم کے اخلاص کو روز بروز بڑھائے۔ اور اسے بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مقطعہ کٓھٰیٰعٓصٓ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

۳۰ راپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں اس کے متعلق ایک مضمون مولوی محمد یعقوب صاحب نے تحریر کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کو بتایا گیا تھا۔ "کہ کٓھٰیٰعٓصٓ میں میرا ذکر بھی ہے۔"

اس کشف کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضور نے یہ فرمایا تھا۔ "کہ کٓھٰیٰعٓصٓ میرا نام ہے"

پس اگرچہ یہ خدا تعالے کی طرف سے ایک عزت کا ذکر ہے۔ جو حضور کو عطا کی گئی۔ مگر جس بات نے مجھے مزید خوش کیا۔ وہ یہ ہے کہ مقطعات قرآنیہ کی جو تفہیم مجھے ہوئی ہے۔ یہ کشف اس کی تائید کرتا ہے۔ اور اس کی صداقت پر ایک مزید قرینہ قائم کرتا ہے۔

وہ تفہیم تو چھپ چکی ہے۔ یعنی مقطعات قرآنیہ دراصل سورہ فاتحہ کی سات آیات کا اختصار ہیں۔ جن میں مقطعہ کٓھٰیٰعٓصٓ پچھلی تین آیات کا مقطعہ ہے (دیکھو مقطعات قرآنی صفحہ ۵۲) نیز امید ہے۔ کہ احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی وہ رویا بھی یاد ہوگی۔ جس میں ایک فرشتہ نے ان کو ساری سورہ فاتحہ پڑھائی۔ اور پڑھا کر کہا کہ اس سورۃ کی پہلی آیات کا علم تو اگلے بزرگوں کو سکھایا گیا تھا۔ مگر تجھے میں نے پچھلی آیات کا علم بھی سکھا دیا ہے۔ جو تجھ سے پہلے لوگوں کو نہیں دیا گیا تھا (مفہوم)

اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کٓھٰیٰعٓصٓ یعنی پچھلی آیات سورہ فاتحہ کی یہ خصوصیت رکھتی ہیں۔ کہ ان کا علم حضور کو عطا ہوا ہے۔ پہلوں کو نہیں دیا گیا تھا۔ اور اسی کو دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ کٓھٰیٰعٓصٓ حضور کا نام ہے۔ یا اس میں حضور کا ذکر ہے۔ کیونکہ سورہ فاتحہ کی پہلی آیات کی حضور کے ساتھ کوئی خاص خصوصیت نہیں۔ خاص خصوصیت صرف پچھلی آیات کی ہے۔ جن کا مقطعہ کٓھٰیٰعٓصٓ ہے۔ اسی وجہ سے حضور کا نام یا حضور کا ذکر اس مقطعہ سے مخصوص کیا گیا ہے۔ اور حضور کا ایک کشف دوسرے کشف کی تفسیر اور تعیین کر رہا ہے۔

دین کے راستہ میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے

فرمایا۔ "یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے صحابہ رضؓ یا بعد میں ہمارے زمانہ والے تمام احمدیوں کے حالات کتابوں میں محفوظ کئے جائیں گے۔ ان سب کے نام یقیناً قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ اور جب ان کی نسل ختم ہو چکی ہوگی۔ جب ان کا نسب نامہ ختم ہو چکا ہوگا۔ اور جب ان کی اولادوں میں سے ان کا نام بھی کوئی باقی نہ ہوگا۔ اس وقت لوگ ان کتابوں میں لکھے ہوئے حالات پڑھیں گے۔ اور ان کے ناموں کو نہایت عزت و فخر کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ اور ٹھیک اسی طرح یاد کیا جائیگا۔ جس طرح آج ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو عزت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اور تمہاری آنے والی نسلیں جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی۔ تو ادب و احترام کے ساتھ ان کے سر جھک جایا کریں گے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے دین کے رستہ میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔"

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے جانباز اور بہادر سپاہیو! آپ کے اس سال کے وعدے میں سے چھ ماہ کا عرصہ ۳۱ رمئی کو پورا ہوتا ہے۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ آپ اپنا وعدہ ۳۱ رمئی تک اس لئے پورا کرلیں۔ کہ تحریک جدید کی طرف سے غیر ممالک میں جانے والے مبلغوں کے اخراجات پورا کرنے میں دقت نہ ہو۔ یہ اخراجات آپ کے وعدوں سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ پس آپ ۳۱ رمئی تک اپنا عہد پورا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مکتوب دمشق

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار

(از شیخ نور احمد صاحب منیر)

شام کے پایہ تخت دمشق کو تاریخ میں نمایاں پوزیشن حاصل ہے۔ تاریخی کتب کے اوراق پارینہ اس شہر کی قدامت عظمت۔ شوکت سے بھرپور ہیں۔ تاریخ اسلام سے قبل بھی یہ شہر اپنے بعض مخصوص احوال کی بنا پر زبان زد خلائق تھا۔ مگر اسلامی تاریخ میں جو اس شہر کو مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ خاص فوقیت رکھتا ہے۔ اس شہر میں بھی بعض صحابہ کرام رضؓ کے مزارات ہیں۔ اس کے علاوہ اہل بیت کے بعض افراد بھی مدفون ہیں۔

مزار بلال رضؓ

صحابہ رضؓ میں سے حضرت بلال رضؓ کا مزار دمشق کے قدیمی اور تاریخی مقبرہ باب الصغیر میں موجود ہے۔ اور یہ شخصیت عظمیٰ یہاں آرام فرما ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں شوقِ جہاد سے شام میں تشریف لائے۔ یہ وہی پیارا بلال رضؓ بن رباح ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ "وکان امیّۃ بن خلف .... یخرجہ۔ اذا حمیت الظھیرۃ فیطرحہ علیٰ ظھرہ فی بطحا مکۃ ثم یأمر بالصخرۃ العظیمۃ فتوضع علیٰ صدرہ۔ ثم یقول لہٗ۔ لا تزال ھکذا حتی تموت او تکفر بمحمد وتعبد اللات والعزیٰ۔ فیقول وھو فی ذالک البلاء اَحَدٌ اَحَدٌ" (ابن ہشام)

یعنی امیہ بن خلف آپ کو سخت گرمی میں جلتی ہوئی ریت پر لٹاتے اور ایک ثقیل پتھر ان کے سینہ پر رکھ دیا جاتا۔ اور ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے سے انکار پر مجبور کیا جاتا۔ اور لات وعزی کی عبادت کی ترغیب دلائی جاتی۔ مگر آپ اس حالت میں بھی خدا تعالے کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے "احدٌ احدٌ" کہتے صرف یہ واقعہ ہی اپنی ذات میں حضرت بلال رضؓ کے مناقب المحامد میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

اس ہفتہ اس عاجز نے ایک دوست کے ہمراہ اس مزار پر جا کر دعا کی۔ دعا کرنے کے بعد میں اس جگہ کئی منٹ کھڑا رہا اور میرے دل میں بلال رضؓ کے متعلق چٹکیاں پیدا ہوئیں۔ میرے سامنے آپ کا عظیم الشان استقلال۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ شوق جہاد۔ جذبہ اطاعت۔ دلکش اذان۔ اور آپ کا ش کی جگہ س بولنا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کا اذان دینا۔ اور رؤسائے قریش ابوسفیان۔ حرث بن ھشام۔ عتاب ابن اسید کا اس کو ناپسند کرنا اور حضرت جبرائیل کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اطلاع ہونا۔ آپ کا فرمانا۔ کہ اے رؤسائے قریش۔ "قد علمت الذی قلتم" اور ان رؤسا کا اس واقعہ کی بنا پر ایمان تازہ ہو کر اسلام قبول کرنا۔ یہ سب واقعات یکے بعد دیگرے میرے ذہن میں آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلال رضؓ کی شخصیت اسلام میں مساوات کی واضح دلیل ہے۔ اسلام نسلی امتیاز کو پسند نہیں کرتا۔ اور سیاہ و سفید اور مشرق و مغرب کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرتا ہے۔ اور انسان کی حقیقی خوبی اس کے اعمال سے ظاہر ہوتی ہے۔ ... ... اور "ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم"۔ کی واضح تشریح ہے۔

الغرض بلال رضؓ کی شخصیت میں ایک مسلمان کے لئے کئی ایک مفید اسباق مرکوز ہیں۔ جن سے ہر مسلمان اپنی زندگی کے ہر پہلو میں خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتا ہے جبھی تو خدا تعالے نے صحابہ رضؓ کو ممتاز سرٹیفکیٹ عطا فرماتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر

قرآن کریم کی توہین کا نیا شاخسانہ

جماعت احمدیہ دمشق کا احتجاج

(خاکسار شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد دمشق)

کچھ عرصہ کا ذکر ہے۔ کہ انگلستان کے ایک رسالہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ کی ایسے رنگ میں فرضی تصاویر پبلک میں پیش کیں۔ جو یقیناً موجب اشتعال تھیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا اس رسالہ کو ضبط کر چکی ہے۔ یہاں کی صحافت نے بھی اس سوال کو اٹھایا۔ اس سلسلہ میں "آخر دقیقہ" کے ایڈیٹر نے ایک مضبوط محاذ قائم کیا اور میرے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے چار تجاویز بھی تحریر کیں

"یعنی ہندوستانی مبلغ نور احمد منیر نے ہمیں ایک مکتوب روانہ کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز کو پیش کر کے ان تصاویر اور مضمون پر احتجاج کیا ہے۔ بلاد اسلامیہ میں اس رسالہ کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ تمام دول عربیہ کے وزراء اعظم لندن کے نام تاریں ارسال کر کے احتجاج کی درخواست کی جائے۔"

جماعت احمدیہ دمشق کا احتجاج

عاجز نے سب سے پہلے اس موقعہ پر لجنۃ الاحتجاج بنائی جس کے رئیس حضرت الحاج السید منیر مالکی تھے۔ اور تین اصحاب الحاج بدر الدین الحصنی، السید ابو طریف شفیق شبیب اور السید مصطفیٰ نویلاتی ممبر تھے۔ اس وفد نے جا کر انگریزی کونسل میں اپنی معقول معروضات کو پیش کیا۔ انگریزی کونسل نے ہمارے احتجاج کو فوری طور پر پہنچانے کا وعدہ کیا۔ دوسری طرف اسی کا یہ اثر ہوا۔ کہ شامی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ اس رسالہ کا داخلہ شام میں ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایسا مواد موجود ہے۔ جس سے غیور مسلمان کی رگ حمیت وغیرت بھڑک اٹھتی ہے۔ اس پر کئی معززین نے ہمارا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ایک عمدہ مثال قائم کی گئی ہے۔

نیا شاخسانہ

ابھی یہ زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا۔ کہ دسمبر ۱۹۴۶ء کے اختتام پر ایک امریکن رسالہ MOVIES ہماری نظروں سے گزرا۔ جس کے صفحہ ۵۰ پر ایک امریکن عورت کی لمبی قمیض جو گردن سے لے کر پنڈلی تک جسم کو گھیرے ہوئے ہے۔ پر سورۃ الشمس کی آیات منقش ہیں۔ اور پھر اس عورت کی تصویر کو مختلف چھ مناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ آج تک تو یورپ اور امریکہ میں یہ نمونے صرف مطبوعات منشورات اور مقالات تک محدود تھے۔ مگر اب ملبوسات مصنوعات اور منسوجات میں بھی نظر آنے لگے ہیں۔ عاجز نے سب سے پہلے اس امر پر توجہ کی۔ اور جماعت احمدیہ دمشق نے اس پر احتجاج کرنا اپنا فریضہ سمجھا۔ چنانچہ ہمارے اس احتجاج کو نمایاں طور پر "آخر دقیقہ" کے روزنامچہ نے تحریر کیا۔ مگر ہماری مرضی اور خواہش کے خلاف اس نے اپنے جریدہ میں چار تصاویر بھی شائع کیں۔ جس کے متعلق ایڈیٹر نے تحریر کیا۔ کہ یہ تصاویر اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہماری مقدس کتاب کے ساتھ اب کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ دمشق نے "آخر دقیقہ" ۱۳ جنوری نمبر ۲۶ کی اشاعت میں تحریر کیا کہ یورپین لوگ بعض اوقات اس قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ کہ جن کو وہ اپنے ماحول اور تمدن میں ناجائز اور دل آزار نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ باتیں ان کے جز لازم بن راسخ ہو چکی ہے۔ مگر دوسری طرف مسلمانوں کے لئے یہ امور اشتعال انگیز ہوتے ہیں۔ یہ تازہ واقعہ جس کے متعلق دمشق کے بعض تجار کا خیال ہے کہ یہ قمیض امریکن فیکٹری میں اس لئے تیار کی گئی ہے۔ کہ مشرق وسطےٰ اس کے لئے منڈی بنائی جاوے۔ مگر ہم ایسی فیکٹری کے مالک کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ قمیض امریکن تجارت کو نقصان پہنچانے کا پیش خیمہ ثابت ہو گی اور یہ صریح توہین ہے۔ جو دنیائے اسلام کے ساتھ کی گئی ہے۔ یہ عورت جس نے یہ قمیض پہن رکھی ہے۔ اور اس کو مختلف چھ صورتوں میں پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ دو تصاویر میں یہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اور قمیض کا تحتانی حصہ بھی اس کے نیچے ہے۔ اور مسلمان قرآن کریم کی ظاہری اور باطنی لحاظ سے عزت کرتا ہے۔

شامی صحافت ہماری تائید میں

اس احتجاج کا شائع ہونا ہی تھا۔ کہ دمشق کے بازاروں۔ منڈیوں اور گلی کوچوں میں ایک شور تھا۔ میں نے خود اسی احتجاج کا نمایاں اثر دمشق میں دیکھا۔ الانشاء کے ایڈیٹر نے تو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری چنانچہ دمشق کے اخبارات میں سے ہمارے اس احتجاج کا ذکر الاحرار الاخبار الانشاء۔ العلم۔ آخر دقیقہ النضال نے نمایاں طور پر کیا۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک اخبار "النضال" کا ذکر کرتا ہوں جس نے جماعت احمدیہ کی خدمات جلیلہ کا اور مالی وجانی قربانی کا بھی ذکر کرتے ہوئے ہماری تعریف کی ہے۔ وہاں ہمارے اسی احتجاج پر وہ شکریہ ادا کرتا ہے۔

"النضال" ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء نمبر ۱۷۲ "الجماعۃ الاحمدیۃ" کا عنوان دیتا ہوا رقمطراز ہے۔

جماعت احمدیہ نے تمام دنیا میں مالی اور جانی قربانی کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور اس کے ڈیفنس کے سلسلہ میں ایشیا یورپ امریکہ اور افریقہ میں مراکز قائم کئے ہیں جس سے اس جماعت کا نشاط ظاہر ہے۔

جماعت احمدیہ نے MOVIES امریکن رسالہ کی ان چھ تصاویر پر پرزور احتجاج کیا ہے جس میں ایک عورت نے قمیض پہنی ہوئی ہے۔ اور اس پر سورت الشمس کی آیات منقش ہیں۔ اس احتجاج کا اثر بہت زیادہ ہوا جو اس جماعت کی بیداری پر دال ہے۔ جس کی وجہ سے یہ جماعت شکریہ و تعریف کی مستحق ہے۔ والفضل ما شهدت به الاعداء۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ کی وزارت خارجہ کارروائی کر رہی ہے

افسوس کا مقام

ہمارے اس احتجاج پر شامی صحافت نے جس قسم کی غیرت اسلامی کا نیک نمونہ قائم کیا۔ وہاں علماء دمشق کے حلق میں کانٹا پھنس گیا۔ اور ایک ایڈیٹر کو تہدید آمیز خطوط تحریر کئے۔ ایک ایڈیٹر کے مکان پر حاضر ہو کر کہا کہ تم احمدیوں کے حق میں یہاں محاذ قائم کرنا چاہتے ہو

تحریک جدید اور ۳۱ مئی ۴۷ء

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کا ہر مجاہد جس نے دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے تیسرے سال میں حصہ لیا ہے۔ نوٹ کر لے۔ کہ اس سال کی ششماہی اول کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ہے۔ اس لئے وہ احباب جنہوں نے دسمبر جنوری فروری۔ مارچ اپریل میں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب تک نہیں دے سکے۔ وہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ اور وہ جنہوں نے وعدے کے وقت یہ کہا کہ جون جولائی۔ اگست۔ یا اس کے بھی بعد کسی مہینہ میں ادا کریں گے یا وہ جنہوں نے وعدے کے وقت "دوران سال" لکھا۔ ان سب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک اس لئے پورا کریں۔ کہ ان کا یہ اقدام انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھا دے گا۔ اور ان کا نام بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو گا۔ یاد رہے کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا خواہ اس کے سامنے کیسی مشکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید)

خریداران الفضل سے ضروری گذارش

دفتر کی انتظامی خرابی کی وجہ سے جہاں کئی اصحاب سے جن کے نام اخبار جاری ہے بروقت قیمت وصول نہیں کی گئی۔ وہاں ایسے اصحاب بھی ہوں گے جن کی طرف سے کوئی رقم تو وصول ہو چکی مگر ان کے کھاتہ میں درج نہیں ہوئی ہو گی۔ چونکہ سب بقایا داروں کے نام اور جن کے ذمہ بقایا نہیں۔ مگر قیمت ختم ہے یا عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ وی پی کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے مؤدبانہ گذارش ہے کہ احباب کرام مہربانی فرما کر اور تکلیف اٹھا کر بھی ضرور وی۔پی وصول فرمائیں۔ اور اگر کوئی صاحب ۱۹۴۷ء کی قیمت ادا کر چکے ہوں۔ تو ادا کردہ رقم۔ اور اپنے نمبر خریداری سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ان کا حساب درست کر دیا جائے۔ اور وی پی کی واپسی کی صورت میں بھی ان کا پرچہ جاری رکھا جاتا ہے۔ قیمت اگر دستی ادا کی گئی ہو تو رسید کے نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں۔ اور اگر بذریعہ منی آرڈر یا وی۔پی وصول کر کے یا دفتر محاسب کے ذریعہ بھیجی گئی ہو تو اس کے متعلق پوری تفصیل لکھیں۔ صحیح نمبر خریداری ہر صورت میں ضرور لکھیں۔ — مینیجر

ضرورت رشتہ

ایک احمدی نوجوان عمر ۲۵ سال تعلیم میٹرک۔ نجیب الطرفین۔ جو کہ ۸۰-۴-۱۰۰/۵-۲۵۰ کے گریڈ میں مستقل ملازم گورنمنٹ ہے۔ ایک ایسی احمدی خاتون سے شادی کا خواہشمند ہے جو کہ نارمل سکول کی یا مڈل سکول کی کوئی جماعت پاس ہو امور خانہ داری سے واقف ہو صورت و سیرت اچھی ہو حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

اے۔ بی سی معرفت مینیجر الفضل قادیان

اعلان دار القضاء

مکرم میاں سعید احمد صاحب ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب راجپوت ہدو بہی ملازم کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس ۳۴۴۸ C وغیرہ کے برخلاف ایک اپیل از مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اوورسیر دائر ہے معمولی طریق سے تعمیل اطلاع نہیں ہو سکی۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم میاں سعید احمد صاحب موصوف بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۴۷ء بوقت ۳ بجے شام اصالتاً یا وکالتاً دارالقضا قادیان آ کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ مجبوراً یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔

تاج الدین قاضی سلسلہ احمدیہ

روپیہ کمانے کا موقعہ

روپ سنوار:- چہرے کی چھائیاں۔ کیل بدنما داغ دور کرنے اور رنگ گورا کرنے کا کامیاب علاج ہے۔ فی شیشی ۱/۴/- روپیہ

پیرس کولڈ کریم:- جلد ملائم خوبصورتی قائم رکھتی اور رنگ نکھارتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/-

بیوٹی سنو:- جلد نرم اور ملائم رکھتی ہے اور نفیس پوڈر کا کام دیتی ہے " " ۱۲/-

رشک چمن سینٹ:- دلکش تحفہ محبت ہے۔ خوشبو دیرپا اور بےنظیر ہے

قیمت درجہ اول ۲/۸ ڈرام۔ درجہ دوم ۱/۴ ڈرام

مینیجر پرفیومری برانچ۔ حمیدیہ فارمیسی قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

آپ صبح تندرست و توانا بستر سے اچھل پڑینگے

بشرطیکہ:-

(۱) آپ کے جسم میں خون کافی مقدار میں ہو۔

(۲) آپ کا جگر باقاعدہ کام کر رہا ہو۔

(۳) آپ کا معدہ غذا کو ہضم کرتا ہو۔

ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ

حمد لین

کا استعمال آج سے شروع کر دیں۔

قیمت ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے صرف

دواخانہ نورالدین قادیان سے طلب فرمائیں

سکرین اور سکرین کی گولیاں

اس وقت تمام ہندوستان سے سکرین کی مانگ آ رہی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بذریعہ پارسل پوسٹ بآسانی یہ چیز ہماری ایجنسی سے منگائیں۔

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی

۲۳ جمشید فیروز محل بمبئی ۳

شکریہ ہے ان صاحبان کا جنہوں نے ہم کو بوسکی سفید اور رہبر اشوٹوں کا آرڈر دیا ہے۔ آرڈر تمام درج ہیں۔ دیری اس واسطے ہے کہ ہال سب آرڈروں کا نمبر وار روانہ کیا جائے گا۔ نرخ بدستور کل کا ۱/۴ نور بوسکی ۲/۸ ہے۔ اور آرڈر دے کر مشکور فرماویں!

امریکن کلاتھ ایجنسی ۸۵۴/۱۲ اشنخ بڈھا سرمٹ امرتسر

ضروری خبریں

پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے متعلق مسٹر جناح کا اہم بیان!

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں پنجاب و بنگال کی تقسیم کے مطالبہ کی مذمت کی ہے۔ اور اسے ایک ایسی منحوس تحریک قرار دیا ہے۔ جس کی تہ میں بغض و حسد اور تلخی کے جذبات کارفرما ہیں آپ نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ وائسرائے اور برطانوی حکومت کانگرس کے اس جال میں نہیں پھنسیں گے کیونکہ اس مطالبہ کو مان لینے کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دیگر صوبوں کے بھی حصے بخرے کرنا پڑیں گے۔ اور اس طرح صوبوں میں نظم و نسق معاشی اور سیاسی زندگی کی جڑ پر کاری ضرب لگے گی۔ اس مطالبہ کو پیش کرنے کے صرف دو مقصد ہیں۔ (۱) اول یہ کہ برطانیہ اور وائسرائے کی راہ میں مزید مشکلات پیدا کی جائیں۔ (۲) مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کرکے انہیں بددل کیا جائے۔ کہ انہیں پاکستان کمزور اور مسخ شدہ حالت میں ملے گا۔

مسٹر جناح نے اپنے بیان میں مطالبہ پاکستان پر زور دیا ہے اور کہا ہے۔ کہ موجودہ حدود کے ساتھ ہی چھ صوبوں پر مشتمل ایک اسلامی خودمختار حکومت کا معرض وجود میں لایا جانا ضروری ہے۔ اس صورت میں جون ۱۹۴۸ء سے قبل موجودہ فوج کو بھی پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنا ہوگا۔ ان دونوں مملکتوں کی دستور ساز اسمبلیاں تبادلہ آبادی کے معاملہ پر بھی مناسب طور پر غور کر سکتی ہیں اس طریق سے ضرورت کے مطابق مؤثر طریقہ سے آبادی کا تبادلہ عمل میں لایا جاسکتا ہے

آزاد کے چیف ایڈیٹر کی گرفتاری

لاہور ۳۰ اپریل۔ مجلس احرار کے اخبار آزاد کے چیف ایڈیٹر شیخ حسام الدین بی۔ اے کو آج پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری ایک قابل اعتراض مضمون کی بناء پر کی گئی ہے۔ اسی مضمون کی بناء پر حکومت پنجاب نے اس اخبار کی اشاعت کو چودہ روز تک بند رکھنے کا حکم دیا تھا۔

پنجاب اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان

لاہور ۳۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان اپنی آخری ضمیمہ کے ساتھ ۹ مئی ۱۹۴۷ء کو شائع کر دی جائے گی۔

برطانوی حکومت اور مسئلہ فلسطین

نیویارک ۳۰ اپریل۔ اتحادی اقوام کی سپیشل جنرل اسمبلی کی سٹیئرنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جلسہ کے آغاز میں ہی ہندوستان کے نمائندے مسٹر آصف علی نے برطانوی نمائندے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ انگلستان کے ہاؤس آف لارڈز میں مسئلہ فلسطین پر جو بحث ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اتحادی اقوام کی سفارشات کو منظور کرنے یا نامنظور کرنے کے متعلق اپنے آخری فیصلہ کا اظہار کرنا نہیں چاہتی۔ آپ نے برطانوی نمائندہ سے پوچھا۔ کہ آیا برطانیہ مسئلہ فلسطین کے متعلق اتحادی اسمبلی کی سفارشات منظور کرے گی یا نہیں۔ اگر اس بارے میں برطانوی حکومت کوئی واضح فیصلہ نہیں کر سکتی۔ تو پھر اس معاملہ پر بحث کرنا عبث ہے۔

انڈین سول سروس کے متعلق اعلان

نئی دہلی ۳۰ اپریل آج شام انڈین سول سروس کے ملازمین اور ہندوستان کی مسلح فوج کے وارنٹ آفیسروں اور آفیسروں کو معاوضہ دینے کے متعلق وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ایک اعلان کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی حکومت جون ۱۹۴۸ء میں ہندوستان کو اختیارات منتقل کرنے کے موقع پر انڈین سول سروس کے ملازمین کو معاوضہ دے گی۔ البتہ ان افسروں کو معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔ جو جون ۱۹۴۸ء میں ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ ہندوستان کے سیکرٹری آف سٹیٹ لارڈ لسٹوول نے ہاؤس آف لارڈز میں بھی اس مطلب کا اعلان کیا ہے۔ سول سروس کے برطانوی ممبر جو مستقل پنشن کی بنیاد پر دوسری سروس اختیار کریں گے۔ ان کو پانچ ہزار پونڈ سٹرلنگ دیئے جائیں گے۔ آئی سی ایس افسروں میں سے سب سے بڑا معاوضہ آٹھ ہزار پونڈ ہوگا

لاہور ۳۰ اپریل۔ مشہور اچھوت لیڈر اور لاہور کا رپوریشن کے ڈپٹی میئر مسٹر سکھ لال نے حسب ذیل اخباری بیان دیا ہے

پانچ ہزار سال سے ہندوؤں نے اچھوتوں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ اس سے قبل ہندوستان میں ہماری اپنی حکومت تھی۔ ہندو دھرم سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہم ایک جدا قوم ہیں۔ ہمارا دھرم سنت دھرم ہے۔ ذات پات اور اونچ نیچ چھوت چھات اور ورن دھرم سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہماری اپنی تاریخ ہمارے لئے باعث صد فخر ہے۔ ہماری اپنی تہذیب اپنا تمدن اور اپنی معاشرت ہے۔ جہاں سے ہندو عروج کا آغاز ہوتا ہے۔ وہاں ہمارے عروج کا اختتام ہوتا ہے۔ ہمارے زوال پر ہندو کی ترقی کی عمارت استوار کی گئی ہے۔ ہریجن سیوا کے بیوپاریوں سے پوچھو۔ کہ جب تم ہزاروں سال تک ہمیں اپنے سماج میں عزت کی جگہ نہ دے سکے تو کیا آج ہمارے لئے ہمدردی کے جذبات کیا یکبارگی محض اس لئے پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں اپنی اکثریت دکھا کر پرچین سنسکرت کو دیگ یا دیو ناگری کر سکو۔

اچھوت بھائیو! اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ وقتی طور پر ہندو اس وقت بھولے بھالے اچھوتوں کو ہندو اور کھوؤں میں بچا کر یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں کا ہی جزو ہیں لیکن یاد رکھو۔ کہ اچھوت نہ ہندو ہیں۔ نہ ہندوؤں کا جزو۔ اس لئے اچھوتوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنا سخت بے انصافی ہے اور کسی قوم کی حق تلفی کرکے آزادی حاصل کی تو یہ آزادی بے معنی ہوگی:۔

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ آج صبح سر آکنلک کمانڈر انچیف دہلی سے انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں فوجی افسروں کی کانفرنس میں شمولیت کریں گے۔ اس کانفرنس میں برطانوی فوجوں کے مستقبل پر غور کیا جائے گا۔ امید ہے۔ آپ ماہ جون کے دوسرے ہفتہ میں واپس آجائیں گے۔ آپ کی غیر حاضری میں جنرل سر آرتھر سمتھ آپ کے قائم مقام ہوں گے۔

لائلپور ۳۰ اپریل۔ گندم دڑہ ۹ روپے ۱۰ آنے۔ گندم فارم ۹ روپے ۱۴ آنے گڑ نیا ۱۶ روپے تا ۱۸ روپے۔ شکر نئی ۱۹ روپے تا ۲۳ روپے گھی دیسی ۶۶/- روپے

کراچی ۳۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس یکم مئی کو بھنگی بستی میں ہوگا۔

کراچی ۳۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سندھ کے سابق ہندو وزیر ڈاکٹر ہیمن داس دھوانی کو حکومت سندھ کا آنریری مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ محکمہ تعلیم و صحت کے انچارج ہوں گے گو آپ وزارت کے اجلاس میں شریک نہیں ہوا کریں گے لیکن آپ سندھ کی ہندو اقلیت کے مفاد کے متعلق حکومت سندھ کو مشورہ دیا کریں گے۔

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ حکومت ہند کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر ذاکر حسین کو علی گڑھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد احمد چند روز سے بیمار ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا دے (رحمت اللہ بیٹ محلہ دار البرکات)

ہر روز اُردو میں تقریر

بگجر (جاوا) سے بذریعہ خط اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ شاہ محمد صاحب ہر رات آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے ہندوستانی وقت کے درمیان ۲۷ میٹر سے اردو میں ایک تقریر نشر کرتے ہیں۔ احباب وہ تقریر سن کر مستفید ہوں۔ بعض دفعہ وہ پیغامات بھی دیتے ہیں: